www.xtrapapers.com

Cambridge O Level

**Cambridge Assessment International Education**
Cambridge Ordinary Level

CANDIDATE NAME

CENTRE NUMBER | CANDIDATE NUMBER

**SECOND LANGUAGE URDU** **3248/02**

Paper 2 Language Usage, Summary and Comprehension **May/June 2019**

**1 hour 45 minutes**

Candidates answer on the Question Paper.

No Additional Materials are required.

**READ THESE INSTRUCTIONS FIRST**

Write your centre number, candidate number and name in the spaces provided.
Write in dark blue or black pen.
Write your answers in **Urdu** in the spaces provided on the Question Paper.
Do not use staples, paper clips, glue or correction fluid.

DO **NOT** WRITE IN ANY BARCODES.

Answer **all** questions.

The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

**مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے**

اپنا نام، کینڈیڈیٹ نمبر اور سینٹر کا نمبر پرچے میں دی گئی جگہ پر لکھیے۔

صرف گہرے نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کیجیے۔

اپنے تمام جوابات اِسی پرچے پر سوالوں کے نیچے **اُردو** میں لکھیے۔

سٹیپلز، پیپر کلپس گوند اور ٹپ ایکس کا استعمال منع ہے۔

بار کوڈ پر کچھ نہ لکھیے۔

تمام سوالات کے جواب لکھیے۔

اس پرچے میں دیے گئے تمام سوالوں کے مارکس بریکٹ میں دیے گئے ہیں۔[ ]

This document consists of **10** printed pages and **2** blank pages.

DC (KN/TP) 161858/2
© UCLES 2019

Cambridge Assessment International Education

[Turn over

www.xtrapapers.com



BLANK PAGE

© UCLES 2019 

www.xtrapapers.com



**PART 1: Language usage (5 marks)**

**Vocabulary**

نیچے دیے گئے محاوروں سے اردو میں مکمل جملے بنائیں، اس طرح کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

1 آنچ نہ آنا : ______________________________ [1]

______________________________

2 آنکھیں دکھانا: ______________________________ [1]

______________________________

3 شیشے میں اتارنا : ______________________________ [1]

______________________________

4 پگڑی اچھالنا: ______________________________ [1]

______________________________

5 بے پر کی اڑانا : ______________________________ [1]

______________________________

© UCLES 2019

www.xtrapapers.com



**Sentence transformation (5 marks)**

دیے گئے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کی جگہ متضاد الفاظ لکھ کر جملے بنائیں ۔

مثال: کچھ پودوں کو **دھوپ** میں رکھنا **نقصان دہ** ہوتا ہے۔

کچھ پودوں کو **چھاؤں** میں رکھنا **مفید** ہوتا ہے۔

6 **منفی** سوچ رکھنے والے اکثر **رنجیدہ** رہتے ہیں۔

[1] ____________________________________________

7 مجھے **شک** ہے کہ یہ شہد **قدرتی** نہیں ہے۔

[1] ____________________________________________

8 **برآمدات** میں **اضافہ** ہو تو ملکی معیشت ترقّی کرتی ہے۔

[1] ____________________________________________

9 اس نے **دوست** کا مشورہ **قبول** کرنا ہی بہتر سمجھا۔

[1] ____________________________________________

10 **بہار** کے موسم میں باغ بہت **پُر رونق** نظر آتا ہے۔

[1] ____________________________________________

www.xtrapapers.com



**Cloze passage (5 marks)**

خالی جگہوں کو پُر کرنے کے لیے کچھ الفاظ عبارت کے نیچے دیے گئے ہیں۔

سوال نمبر 11 سے 15 تک ہر خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے ان الفاظ میں سے صحیح الفاظ چُن کر نیچے دی گئی لائنوں پر لکھیں۔

شہر میں گداگروں کی روز بروز بڑھتی ہوئی تعداد یقیناً ______ [11] ______ کا باعث ہے۔ایسا لگتا ہے کہ گلیوں اور بازاروں میں ان کا ایک ______ [12] ______ سا پھیلا ہوا ہے، جس میں ہر عمر کی خواتین اور معصوم بچّے بھی بڑی ______ [13] ______ میں شامل ہیں۔ پیشہ ور گداگروں کو بھیک دے کر ہم بھی اس برائی کے ______ [14] ______ کا باعث بنتے ہیں، لیکن پھر بھی تہذیب کا تقاضہ یہی ہے کہ ان کے ساتھ نرم رویّہ اختیار کیا جائے اور ______ [15] ______ سے بچا جائے۔

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| بے کار۔ | خوشی۔ | بدکلامی۔ | تعداد۔ | اکثر۔ | مقدار۔ | مسلسل۔ | جال۔ |
| خوش کلامی۔ | پریشان۔ | تشویش۔ | | حجم۔ | خاتمہ۔ | فروغ۔ | اضافی۔ |

11 ______________________________ [1]

12 ______________________________ [1]

13 ______________________________ [1]

14 ______________________________ [1]

15 ______________________________ [1]

www.xtrapapers.com



**PART 2: Summary (10 marks)**

**مندرجہ ذیل عبارت کو پڑھنے کے بعد دیے گئے اشاروں کی مدد سے 100 الفاظ کا خلاصہ جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔**

قدیم کہاوت ہے کہ 'سفر وسیلۂ ظفر ہے'، یعنی سفر کرنا انسان کی کامیابی کا ذریعہ بنتا ہے۔ دیکھا جائے تو سیر وسیاحت سے انسان جو کچھ سیکھتا ہے وہ عملی زندگی میں کتابی علم کے مقابلے میں کہیں زیادہ اہم اور سود مند ثابت ہوتا ہے۔ اسے نئی جگہوں کو دیکھنے اور نت نئے لوگوں سے ملنے اور تبادلۂ خیالات کا موقع ملتا ہے، جس سے انسان کا تجربہ اور مشاہدہ وسیع ہوتا ہے اور اسکی سمجھ بوجھ میں اضافہ ہوتا ہے۔ خالصتاً سیر و تفریح کی غرض سے سفر عموماً تعطیلات کے دوران کیا جاتا ہے، تاکہ گھوم پھر کر نا صرف نئی نئی جگہیں دیکھی جائیں بلکہ روز مرّہ کی مصروفیات سے دور سکون کا کچھ وقت گزار کر تازہ دم ہو سکیں۔ اس کے علاوہ تعلیم یا کام کے سلسلے میں اگر بیرونِ ملک جانے کا موقع ملے تو اس دوران بھی سیر وسیاحت کا وقت مل جاتا ہے۔ سفر خواہ ضرورتاً کیا جائے یا شوقیہ، دونوں صورتوں میں ہی بہترین معلّم ثابت ہو سکتا ہے۔

اپنے وطن سے دوری انسان کو کئی مسائل سے بھی دوچار کر سکتی ہے۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اوّل تو گھر سے دور جانا ہی نہیں چاہتے، اور اگر کسی وجہ سے جانا پڑ بھی جائے تو خاندان اور مانوس ماحول کی غیر موجودگی کو بہت زیادہ محسوس کرتے ہیں اور واپسی کے لئے دن گنتے رہتے ہیں۔ اگرچہ ایسے افراد کی تعداد کم ہوتی ہے، مگر وہ اپنی نادانی سے نا صرف اپنی سیاحت کا مزہ کرکرا کرتے ہیں، بلکہ اپنے افرادِ خانہ کو بھی مسلسل پریشان رکھتے ہیں۔ اسکے علاوہ دیارِ غیر میں مالی مسائل یا کوئی غیر متوقّع صورت حال پیش آنے کا ڈر بھی ہو سکتا ہے، لیکن ان سب چیزوں کا مقابلہ کرنے سے ہی انسان کی پوشیدہ صلاحیّتیں کھل کر سامنے آتی ہیں اور اس میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔

آج کل جہاں زندگی کے ہر شعبے میں آسانیاں پیدا ہوئی ہیں، وہیں سیر وسیاحت کا شعبہ بھی بہت ترقّی کر گیا ہے۔ آپ کے سفر کا مقصد کچھ بھی ہو، آپ روانگی سے پہلے اپنا مکمل پروگرام، آمدورفت اور رہائش کے معاملات وغیرہ طے کر سکتے ہیں۔ اس طرح وقت بھی بچتا ہے اور پریشانی کا خطرہ بھی نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ آپ دنیا کے کسی بھی حصّے سے اپنے وطن میں اپنے عزیز و اقارب اور کام کاج کے بارے میں ہر وقت رابطے میں رہ سکتے ہیں۔ موجودہ دور میں رابطوں اور تعاون کی اہمیّت کو ہر جگہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ مختلف ادارے اپنے ملازمین کو بیرونی ممالک میں بھیجتے ہیں تاکہ وہ واپس آکر اپنے تجربات اور مشاہدات کو اپنے اداروں کی ترقّی اور بہبود کے لیے استعمال کر سکیں۔ اسی طرح حکومتی سطح پر مختلف ممالک کے درمیان طلباء اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے سیاحتی وفود کے تبادلے بھی کیے جاتے ہیں، تاکہ دونوں طرف کے لوگوں کو ایک دوسرے کی تہذیب اور معاشرت سے آگاہی حاصل ہو سکے۔

www.xtrapapers.com



16 دی گئی عبارت کو پڑھ کر اشاروں کی مدد سے تقریباً 100 الفاظ کا خلاصہ جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

(a) شخصیت پر اثرات

(b) مقاصد

(c) مشکلات

(d) جدید سہولیات

(e) سیاحتی پروگرام

[10]

www.xtrapapers.com



**PART 3: Comprehension (30 marks)**

**Passage A**

**درج ذیل عبارت کو پڑھیے پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔**

ایسٹر آئی لینڈ جنوبی بحرالکاہل کے قلب میں واقع ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے، جو دنیا میں سب سے دور دراز آباد مقامات میں سے ایک ہے۔ یہاں سے نزدیک ترین آباد علاقہ دو ہزار کلو میٹر سے زیادہ کی دوری پر ہے۔ جزیرے کی سب سے نمایاں چیز اس پر موجود 900 کے قریب دیو ہیکل مجسّمے ہیں جو جزیرے پر جابجا دکھائی دیتے ہیں۔

مقامی باشندے اس جزیرے کو 'راپانوئی' کے نام سے جانتے ہیں۔ 1722 عیسوی میں ہالینڈ کے ایک بحری جہاز نے ایسٹر سنڈے کے دن اس جزیرے کو دریافت کیا۔ شواہد سے پتا چلتا ہے کہ یہاں آبادی کا آغاز آٹھویں سے گیارہویں صدی عیسوی کے درمیان ہوا تھا اور سولہویں صدی تک اس کی آبادی 15000 سے تجاوز کر چکی تھی۔ یہ اب تک معلوم نہیں ہو سکا کہ آتش فشاں پھٹنے اور لاوے کی تہہ در تہہ چٹانوں سے بننے والی اس سرزمین کے ابتدائی باشندے کن حالات میں یہاں پہنچے۔ بہتے ہوئے لاوے اور سمندر کی تند و تیز لہروں کے ملنے سے یہاں سینکڑوں غار وجود میں آئے، جن کی طویل راہداریاں آتش فشاں چٹانوں کی تہہ تک چلی جاتی ہیں۔

جزیرے کے ابتدائی آباد کاروں کو یہ جزیرہ سرسبز اور پام کے درختوں سے بھرا ہوا ملا۔ انہوں نے ان درختوں کی لکڑی کو اپنے گھر اور کشتیاں بنانے میں استعمال کیا۔ انہوں نے کاشت کاری بھی شروع کی اور آبادی بڑھنے کے ساتھ ساتھ قبیلوں کی شکل میں جزیرے کے مختلف حصّوں میں آباد ہو گئے۔ البتّہ ایک چیز ان تمام قبائل میں مشترک تھی، یعنی دیو ہیکل مجسّموں کی تعمیر اور ان سے منسلک رسوم۔ یہ واضح نہیں ہو سکا کہ یہ لوگ اس بڑے پیمانے پر مجسّموں کو تراشنے کے جنون میں کیوں مبتلا ہوئے، لیکن یہی جنون آخر کار اس تہذیب کے خاتمے کا سبب بن گیا۔ یہ مجسّمے جمے ہوئے لاوے کو تراش کر نہایت فنکارانہ مہارت سے بنائے گئے ہیں۔ چٹانوں میں افقی حالت میں ان کو تراشنے کے بعد انہیں زمین سے الگ کر کے کھڑا کرتے اور پھر بڑے بڑے رسّوں اور درختوں کے تنوں کی مدد سے میلوں دور سمندر کے کنارے بنائے گئے مخصوص پلیٹ فارموں پر منتقل کیا جاتا تھا۔ مختلف قبیلوں کے درمیان زیادہ بہتر اور بڑے مجسّمے بنانے کی اندھا دھند دوڑ کا نتیجہ یہ نکلا کہ درخت بے دردی سے کاٹے جاتے رہے اور آخر جنگلات کے خاتمے سے جزیرے پر نرم مٹی کی پرت آسانی سے سمندر کی نذر ہو گئی، اور فصلیں تباہ ہو گئیں۔ بستیوں اور فصلوں کی تباہی کے بعد جزیرہ چھوڑ کر جانے کے لیے کشتیوں کی ضرورت تھی، مگر اتنی لکڑی موجود نہ تھی۔ وسائل کی قلت اور آپس کی لڑائیوں نے لوگوں کو وحشی اور آدم خور بنا دیا۔ ایسٹر آئی لینڈ سے ملنے والی لکڑی کی تختیوں پر کندہ تحریر 'رونگورونگو' سے اس تہذیب کے مزید گوشے بے نقاب ہو سکتے تھے، مگر جزیرے کی دریافت کے بعد مہذب دنیا سے یہاں آنے والوں کے ہاتھوں مزید تباہی عمل میں آئی اور یہ تختیاں اتنی کم تعداد میں بچی ہیں کہ ماہرین ان کو پڑھنے میں تا حال کامیاب نہیں ہو سکے۔

www.xtrapapers.com



اب نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

17 آسٹر آئی لینڈ کہاں واقع ہے؟ اس کی نمایاں علاقائی خصوصیت کیا ہے ؟

[2]

18 عبارت کے مطابق جزیرے کے قدیم باشندے کب اور کیوں یہاں آکر آباد ہوئے؟

[2]

19 جزیرے کی زمین اور غاروں کی ساخت کس وجہ سے منفرد ہے؟ دو باتیں لکھیں۔

[2]

20 ایسٹر آئی لینڈ کے قدیم باشندوں کے طرزِ زندگی کے بارے میں دو باتیں لکھیں۔

[2]

21 مجسّموں کو تراشنے کے بعد انہیں کیسے اور کہاں لے جایا جاتا تھا؟

[2]

22 کون سے عوامل اس جزیرے کی قدیم تہذیب کے خاتمے کا باعث بنے؟ تین باتیں لکھیں۔

[3]

23 جزیرے کی قدیم تہذیب کے متعلّق مزید معلومات کیسے حاصل ہو سکتی ہیں؟ ایسا کرنے میں کیا رکاوٹ ہے؟

[2]

www.xtrapapers.com



**Passage B**

**درج ذیل عبارت کو پڑھیے پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔**

نانگا پربت دنیا کی نویں اور پاکستان کی دوسری سب سے اونچی چوٹی ہے۔اس کی اونچائی 8126 میٹر ہے۔یہاں چوٹیوں کا ایک مجموعہ ہے جس میں سب سے اونچی چوٹی کو 'سمٹ پیک' کہتے ہیں۔ عرفِ عام میں یہی چوٹی نانگا پربت کہلاتی ہے۔اس کے ارد گرد پتھریلی ڈھلان اتنی عمودی ہے کہ برف اس پر ٹھہرنے کے بجائے پھسل جاتی ہے اور چوٹی ہمیشہ برفانی لباس کے بغیر دکھائی دیتی ہے اور یہی اس کی وجۂ تسمیہ ہے۔نانگا پربت اپنی وسعت، کھڑی چٹانوں اور ڈھلانوں کے سبب انتہائی پرشکوہ دکھائی دیتا ہے۔

نانگا پربت کو 'کلر ماؤنٹین' یعنی قاتل پہاڑ بھی کہا جاتا ہے۔ دوسرے پہاڑوں کی نسبت اس پہ چڑھنے میں سب سے زیادہ لوگ مارے گئے۔اسے سب سے پہلے سر کرنے کا سہرا ایک جرمن کوہ پیما ہرمن بوہل کے سر بندھا جس نے 3 جولائی 1953 عیسوی میں کامیابی حاصل کی جبکہ 1895 عیسوی سے لے کر اس وقت تک 31 لوگ اسے سر کرنے کی کوشش میں مارے جا چکے تھے۔ہرمن بوہل اُس کامیاب مہم کا حصہ تھا جو 1934 عیسوی میں نانگا پربت سر کرنے کی کوشش میں ہلاک ہونے والے ایک جرمن کوہ پیما کے بھائی نے تشکیل دی تھی۔ ہرمن بوہل نے اسے آکسیجن کی مدد کے بغیر سر کیا اور آخری 1300 میٹر کا راستہ اپنی ٹیم کے واپس چلے جانے کے بعد تنہا طے کیا۔ 1978 عیسوی میں رائین ہولڈ میس نر نے اسے مکمل طور پر تنہا سر کیا۔نانگا پربت کو تین جرمن بھائیوں نے متعارف کروایا تھا اور بعد کے دنوں میں بہت سے جرمن کوہ پیما اس کے ساتھ متعلق رہے، اس لیے اسے 'جرمن پہاڑ' بھی کہتے ہیں۔نانگا پربت پر کوہ پیماؤں کی کامیابی کا تناسب صرف 28 فی صد ہے۔اس سے کم تناسب صرف 'اناپورنا' کا ہے۔

اگر آپ بھی نانگا پربت کا نظارہ کرنا چاہیں تو اس کے لیے فیری میڈوز سب سے خوبصورت اور موزوں جگہ ہے۔اسلام آباد سے سیاح براستہ شاہراہِ ریشم رائے کوٹ کے پل تک پہنچتے ہیں، جس کے بہت نیچے دریائے سندھ کا مٹیالا پانی ایک گہری گونج کے ساتھ بہتا ہے۔یہاں سے پیدل یا جیپ کے ذریعے تقریباً چالیس کلومیٹر کے فاصلے پر فیری میڈوز ہے۔راستے میں خوبصورت جھیلیں بھی ہیں۔پیدل جانے کی صورت میں سامان لادنے کے لیے خچّر بھی دستیاب ہیں۔فیری میڈوز میں رات گزارنے کے لیے خیمے اور کھانے کی سہولت بھی موجود ہے۔

فیری میڈوز کی خوب صورتی افسانوی شہرت رکھتی ہے۔تاروں بھری رات میں بلندیوں سے اتر کر یہاں رقص کرنے والی پریوں کے قصے لوک داستانوں کا حصہ بن چکے ہیں۔مقامی آبادی کا ماننا ہے کہ نانگا پربت کی چوٹی پریوں کی ملکہ کی رہائش گاہ ہے۔داستانوں میں آیا ہے کہ وہ ایک ایسے برفانی قلعے میں رہتی ہے جو شفاف اور دبیز برف کا بنا ہوا ہے اور برف کے بڑے بڑے مینڈک اور برف کے ایسے سانپ جو کئی کلومیٹر لمبے ہیں اس ملکہ کی حفاظت پر مامور ہیں۔ان علاقوں میں رہنے والی عورتیں رنگین اور شوخ ملبوسات سے اجتناب کرتی ہیں اور اندھیری رات میں باہر نہیں نکلتیں، کیونکہ ان کے خیال میں پریاں ان سے حسد کر سکتی ہیں اور ان پر جادو کر سکتی ہیں۔

www.xtrapapers.com



اب نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

24 نانگا پربت کو یہ نام دینے کی کیا وجہ ہے؟ اسکے علاوہ یہ چوٹی کس نام سے مشہور ہے؟۔

[2]

25 نانگا پربت کو سر کرنا کیوں مشکل ہے؟ اسے سر کرنے کی پہلی کوشش کب ہوئی؟

[2]

26 نانگا پربت کو سب سے پہلے کس نے اور کن غیر معمولی حالات میں سر کیا؟

[3]

27 نانگا پربت کو جرمن پہاڑ کا نام کیوں دیا جاتا ہے؟ کوہ پیماؤں کی ناکامی کے لحاظ سے دنیا میں یہ کس نمبر پر ہے؟۔

[2]

28 شاہراہِ ریشم سے فیری میڈوز جانے کے لیے کیا سہولیات میسّر ہیں؟

[2]

29 لوک داستانوں کے مطابق فیری میڈوز سے پریوں کا کیا تعلق ہے؟

[2]

30 مقامی لوگوں کی زندگی پر لوک داستانوں کا کیا اثر ہے؟

[2]

www.xtrapapers.com



BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge Assessment International Education Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cambridgeinternational.org after the live examination series.

Cambridge Assessment International Education is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of the University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which itself is a department of the University of Cambridge.